انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن سعودی عرب کے سیکرٹری جنرل

الشیخ احسان بن صالح طیب کا دورہ جہلم

جامعہ اُثریہ للبنات کے ساتھ ملحق پلاٹ پر سنگ بنیاد رکھا

سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان لازوال برادرانہ تعلقات ہیں اور جامعہ علوم اُثریہ جہلم ان کے درمیان پُل کا کردار ادا کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن سعودی عرب کے سیکرٹری جنرل الشیخ احسان بن صالح طیب نے جامعہ اُثریہ للبنات کے ساتھ ملحق پلاٹ پر اُثریہ میڈیکل سنٹر (وقف خیری) کیلئے بنائی جانے والی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کیلئے منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس سے قبل جادہ چوک جہلم پہنچنے پر ان کا پُرتپاک اور والہانہ استقبال کیا گیا۔ ان کے ہمراہ مدیر المکاتب الشیخ عبدالرحمٰن المطر، ڈائریکٹر جنرل آئی۔ آر۔ او۔ پاکستان وافغانستان الشیخ عبدہ محمد ابراہیم عتین، مندوب سعودی ایمبیسی بحراللہ ہزاروی، جاوید بٹ، محمد منظم اور حفیظ اللہ عثمانی تھے۔ معزز مہمانوں کو جادہ چوک سے براستہ اولڈ جی ٹی روڈ موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے جلوس میں پاک سعودیہ دوستی زندہ باد کے نعروں کی گونج میں جامعہ اُثریہ للبنات لایا گیا۔ جہاں رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر، مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق، جامعہ کے اساتذہ شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل، مولانا قطب شاہ، مولانا محمد عبداللہ، حافظ عبدالغفور، مولانا سلیمان قلندر، اُثریہ ماڈل ہائر سیکنڈری سکول جہلم کے پرنسپل زاہد خورشید اور بدر خورشید، صدر انجمن اہل حدیث جہلم راجہ انار گل ایڈووکیٹ، ارشد محمود زرگر، صدیق احمد یوسفی، محمد ارشد سیٹھی، اہل حدیث یوتھ فورس جہلم کے صدر ڈاکٹر عاطف جواد اور ان کے رفقاء عبدالباسط چوہدری، آصف شفیق وغیرہ نے گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا۔

الشیخ احسان صالح طیب نے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا میں ارض حرمین شریفین سے خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود ولی عہد شہزادہ سلیمان بن عبدالعزیز، شہزادہ محمد بن نائف بن عبدالعزیز، شہزادہ مقرن بن عبدالعزیز کے علاوہ سعودی حکومت اور عوام کی طرف سے آپ کو نیک تمناؤں کا پیغام پہنچانے آیا ہوں۔ میں ائمہ حرمین اور دیگر شیوخ کی طرف سے اہل پاکستان بالخصوص اہل جہلم کیلئے پُرخلوص دُعاؤں اور ان کا سلام پہنچانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ اُثریہ کے پلاٹ پر ایک عظیم الشان عمارت اہل جہلم کیلئے عظیم تحفہ اور پاک سعودی دوستی کی زندہ مثال ہوگی۔ الشیخ احسان صالح طیب نے گرمجوش استقبال پر اہالیان جہلم کا شکریہ ادا کیا اس

موقع پر جہلم مسلم لیگ (ن) کے رُکن صوبائی اسمبلی چوہدری لال حسین نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سعودی عرب اور عوام کا شکریہ ادا کیا کہ ہر مشکل موقع پر سعودی امداد بروقت پہنچتی ہے اور پاک سعودی اخوت کے تعلقات اٹوٹ انگ ہیں اور دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جارہے ہیں۔ اس سے قبل رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نے انہیں سپاسنامہ پیش کیا۔ مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق نے اپنے مختصر خطاب میں معزز مہمانوں کو تہہ دل سے جہلم آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ عبدالغفور فاضل مدینہ یونیورسٹی نے ادا کیے۔

رئیس الجامعہ ومدیر الجامعہ، قاری بشیر حسن اور علی اسد یحییٰ کو صدمہ

مورخہ 16 نومبر بروز ہفتہ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر و مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق کی پھوپھی محترمہ، قاری بشیر حسن کی والدہ محترمہ اور علی اسد یحییٰ کی دادی محترمہ لیہ چوک اعظم میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ لیہ میں ان کی نماز جنازہ رئیس الجامعہ نے پڑھائی۔

جناب سید جنید غزنوی لاہور کو صدمہ

مورخہ 18 نومبر بروز سوموار پروفیسر سید ابوبکر غزنویؒ کی اہلیہ اور سید جنید غزنوی مہتمم دار العلوم تقویۃ الاسلام لاہور اور سید حماد غزنوی کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحومہ صالحہ، صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ رئیس الجامعہ نے مرحومہ کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل کو صدمہ

مورخہ 24 نومبر بروز اتوار شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل کے قریبی رشتہ دار، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی شہیدؒ کے بھتیجے محمد عثمان یزدانی موٹر سائیکل حادثے میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم چند سال قبل جامعہ میں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے اور دین کے ساتھ گہری وابستگی رکھتے تھے۔ مرحوم کی پہلی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل نے کامونکی میں پڑھائی جبکہ دوسری نماز جنازہ مولانا محمد حسین مدنی نے پڑھائی۔

قاری محمد صادق رحمانی (مہتمم جامعہ رحمانیہ کنگن پور قصور) کو صدمہ

گزشتہ دنوں قاری محمد صادق رحمانی مہتمم جامعہ رحمانیہ کنگن پور ضلع قصور کے بڑے بھائی، قاری حق نواز کے والد اور مولانا عبدالخالق رحمانی کے تایا جان مرزا نور احمد مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور با اخلاق انسان تھے۔

فرقہ وارانہ ایام میں سرکاری تعطیل کر کے ریاست خود فرقہ واریت کے فروغ کے عمل میں ملوث ہوتی ہے

فرقہ وارانہ ایام اور فرقہ وارانہ جلوس مخصوص فرقوں کی شناخت ہیں دین اسلام کی شناخت نہیں

ریاست فرقہ واریت سے بالاتر ہو

عوام کی اکثریت فرقہ وارانہ جلوسوں سے تنگ آگئی ہے

انسانی حقوق کی پامالی کا سبب بن گئے ہیں

ایک طرف ان جلوسوں کی وجہ سے عوام کو پابندیوں کے عذاب سہنے پڑتے ہیں اور دوسری طرف ان کی سکیورٹی کیلئے ریاست جس طرح رات دن ایک کرتی ہے اس کی وجہ سے محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے

قومی خزانے سے اربوں روپے خرچ کر کے ان جلوسوں کے انتظامات کرنا اور انہیں تحفظ دینا ملکی معیشت پر بوجھ ہے......لوگوں کی دوکانیں سیل کرنا انہیں گھروں میں محصور کرنا اور موبائل سروسز بند کر دینا وغیرہ انسانی حقوق کی پامالی ہے

فرقوں کی گروہی سیاست کیلئے ان ایام اور جلوسوں کی اہمیت کروڑوں روپے کے سرمائے سے بھی زیادہ ہے......اسی لیے ملکی مفادات اور امن وامان کو خطرے میں ڈال کر یہ فرقے ان ایام اور جلوسوں کا تحفظ چاہتے ہیں

فرقہ پرستی کے مذہبی جنون اور انتہا پسندی کا نوٹس لینا ہوگا ریاست کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اپنے عوام کو امن اور حقوق دینا چاہتی ہے یا فرقوں اور گروہوں کی خوشنودی کیلئے امن وامان اور ملکی سالمیت کو خطرات سے دوچار کرنا چاہتی ہے

سانحہ راولپنڈی کے بعد جس شدت کے ساتھ پاکستان کی ہزاروں مساجد سے اور ملک کے معتبر ترین علمائے کرام کی جانب سے مذہبی جلوسوں پر پابندی کا پُرزور مطالبہ سامنے آیا ہے حکومت کو اس مطالبے کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے

10 محرم الحرام کو راولپنڈی میں مذہب کے ٹائٹل تلے آگ اور خون کا جو کھیل کھیلا گیا وہ تمام محب وطن پاکستانیوں کیلئے تشویشناک اور باعث شرم ہے۔ درندگی اور سفاکیت کی انتہا کر دی گئی اور ساتھ ہی ساتھ فرقہ وارانہ نفرتوں کی آگ کو آئندہ کئی سالوں کیلئے وافر ایندھن فراہم کر دیا گیا۔ سانحہ راولپنڈی خطرے کی گھنٹی ہے۔ ریاست نے اگر آج اس پر کان نہیں دھرا تو قومی اتحاد و یکجہتی کے تمام راستے بند ہو جائیں گے۔ اب سنجیدگی کا وقت ہے فرقہ واریت کے اسباب کو تلاش کر کے ان کے خاتمے کیلئے بڑے فیصلے کرنا ہونگے، فرقہ پرستوں کے مذہبی جنون اور انتہا پسندی کا نوٹس لینا ہوگا ریاست کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اپنے عوام کو امن اور حقوق دینا چاہتی ہے یا فرقوں اور گروہوں کی خوشنودی کیلئے امن و امان اور ملکی سالمیت کو خطرات سے دوچار کرنا چاہتی ہے۔ بدقسمتی سے ہماری ریاست اول دن سے ہی فرقہ واریت میں ملوث چلی آ رہی ہے پاکستان میں فرقہ وارانہ نفرتوں کے پھیلاؤ میں ریاستی فیصلوں کا بڑا دخل ہے۔ 10,9 محرم الحرام اور 12 ربیع الاول کی سرکاری تعطیلات فرقہ واریت کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے۔ دراصل فرقہ وارانہ ایام اور فرقہ وارانہ تعطیلات مخصوص فرقوں کی شناخت ہیں، امت مسلمہ اور دین اسلام کی شناخت نہیں۔

دین اسلام کی شناخت تہواروں کے اعتبار سے عید الاضحیٰ، عید الفطر اور رمضان المبارک وغیرہ ہیں جو مسلمانوں کے کسی فرقے کے نزدیک متنازعہ نہیں جبکہ فرقہ وارانہ ایام صرف مخصوص فرقوں کی شناخت ہیں اور اسی لیے یہ فرقے اپنی ان شناختوں سے دستبردار ہونے کیلئے قطعی تیار نہیں حالانکہ شرعی اعتبار سے ان فرقوں کے ہاں بھی یہ چھٹیاں اور یہ جلوس نہ عبادت میں شامل ہیں، نہ فرض ہیں، نہ واجب لیکن ان جلوسوں اور ان سرگرمیوں پر ان کی شدت کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ جلوس ان کی پہچان بن گئے ان کی انفرادیت ہیں ان کی گروہی سیاست کیلئے ان ایام اور جلوسوں کی اہمیت کروڑوں روپے کے سرمائے سے بھی زیادہ ہے بلکہ ان کی گروہی سیاست اور فرقہ وارانہ انفرادیت انہیں پر منحصر ہے۔ اس لیے ملک کی سالمیت اور امن و امان کی صورتحال کو خطرے میں ڈال کر یہ فرقے اپنی شناخت کو بچانا چاہتے ہیں۔

یہ جلوس اگر صرف فرقہ وارانہ مسئلہ ہوتا تب بھی اہم تھا لیکن اب تو انسانی حقوق کی پامالی کا مسئلہ بن چکے ہیں اسی لیے عوام کی اکثریت فرقہ وارانہ جلوسوں سے تنگ ہے اگر غیر جانبدارانہ سروے کرا لیا جائے تو شہروں کے صرف گنے چنے متعصب لوگ ہی ان کے حق میں رائے دینگے جبکہ اکثریت ان جلوسوں پر پابندی کا

مطالبہ کرے گی۔ ان جلوسوں کی وجہ سے عوام کو پابندیوں کے عذاب سہنے پڑتے ہیں، دکانیں سیل کرنا، جلوسوں کے روٹ پر رہنے والے عوام کو گھروں میں محصور کرنا، مساجد میں نمازوں کی ادائیگی روکنا، موبائل سروس جام کرنا، ڈبل سواری پر پابندی لگانا یہ سب پابندیاں انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔

علاوہ ازیں ان جلوسوں کی سکیورٹی کیلئے ریاست جس طرح رات دن ایک کرتی ہے اور بے پناہ سرمایہ خرچ کرتی ہے وہ ایک طرف عوام کے ایک بڑے طبقے میں احساس محرومی پیدا کرنے کا سبب ہیں اور دوسری طرف ملکی معیشت پر بوجھ ہے۔

اگر سماجی ماہرین کا کوئی تھنک ٹینک بٹھایا جائے تو وہ اس حقیقت کو بھی واضح کر کے پیش کر سکتا ہے کہ ریاست سے بغاوت کی جو تحریکیں اٹھی ہیں مذہب کے نام پر جو لوگ پاکستان سے جنگ کر رہے ہیں ملک میں دہشت گردی کر رہے ہیں اس کا اہم ترین سبب بھی ریاست کا فرقہ واریت میں ملوث ہونا اور فرقوں کے درمیان امتیازی سلوک کرنا ہے جو لوگ عام طور پر دہشت گردی کا ہدف بن رہے ہیں اور جو بنا رہے ہیں دونوں کے عقائد ونظریات بہت سے حقائق بیان کر رہے ہیں، ضرورت سمجھنے کی ہے۔

سانحہ راولپنڈی کے بعد جس شدت کے ساتھ پاکستان کی ہزاروں مساجد سے اور ملک کے معتبر ترین علمائے کرام کی جانب سے مذہبی جلوسوں پر پابندی کا پُر زور مطالبہ سامنے آیا ہے حکومت کو اس مطالبے کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے اور جو لوگ اپنی گروہی سیاست بچانے کیلئے ان مذہبی جلوسوں کو تحفظ دینا چاہتے ہیں ایسے مذہبی جنونیوں اور انتہا پسندوں سے بھی اسی زبان میں بات کرنا چاہیے جس زبان میں حکومت طالبان سے بات کر رہی ہے۔

بشکریہ: پندرہ روزہ حدیبیہ ''کراچی''

مولانا سید الطاف الرحمٰن شاہ (خطیب گجرات) کیلئے دُعائے صحت کی اپیل

ان دنوں معروف عالم دین حضرت مولانا سید الطاف الرحمٰن شاہ خطیب جامع مسجد اہل حدیث محلہ قاسم پورہ ریلوے روڈ گجرات دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں وہ چند روز ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر واپس آ چکے ہیں اور روبصحت ہیں۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر اور حافظ عبدالغفور جہلمی فاضل مدینہ یونیورسٹی نے ان کی عیادت کی۔ قارئین سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔